سوال

(160)مال زکوٰۃ سے انکم ٹیکس دینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

موجودہ زمانہ میں جو انکم ٹیکس وصول کیا جارہاہے، یہ انکم ٹیکس اگر کوئی شخص زکوٰۃ سے ادا کرے، تو جائز ہوگا، کیونکہ زمانہ رسالت میں یہ ٹیکس نہیں تھا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف قرآن شریف نے خود بتائے ہیں، اور اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنَ الایۃ چونکہ انکم ٹیکس کے مصارف وہ نہیں بلکہ بہت سے مصرف شرعاًنا جائز بھی ہیں، اس لیے زکوٰۃ اس میں محسوب نہ ہوگی۔ (۲۰رمضان ۱۳۵۰ھ اہل حدیث)

تشریح: ...زکوٰۃ آٹھ قسم کے آدمیوں پر تقسیم کرنے کا حکم ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡعٰمِلِیۡنَ عَلَیۡہَا وَالۡمُؤَلَّفَۃِ قُلُوۡبُہُمۡ وَفِی الرِّقَابِ وَالۡغٰرِمِیۡنَ وَفِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ فَرِیۡضَۃً مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ (التوبۃ: ۶۰)

''یعنی زکوٰۃ فقیروں کے لیے ہے، اور مسکینوں کے لیے ہے، اور ان لوگوں کے لیے ہے جو اس پر عامل ہوں اور مؤلفۃ القلوب کے لیے ہے، اور گردن چھڑانے کے لیے اور قرض داروں کے لیے ہے، اور اللہ کی راہ میں صرف کرنے کے لیے ہے، اور مسافر کے لیے ہے، الیٰ آخرہ''

(حررہ عبدالعزیز عفی عنہ) (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۴۶۸)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 285

محدث فتویٰ